بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ جمعہ

انصاف: حقیقی امن کا راستہ

۳۱ جولائی ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إنَّ الْحَمْدَ لِلّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّهِ مِنْ شُرُورِ أنفسنا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو — سورۃ آل عمران: ۱۰۲

دنیا کی برائی کی قوتیں — جیسا کہ تم جانتے ہو — تا حال زمینوں اور وطنوں پر قبضہ کرنے؛ حقوق اور املاک غصب کرنے؛ بے گناہ، مظلوم اور کمزور لوگوں کی جانوں کو حقیر جاننے؛ اور بھائیوں کے درمیان مسلسل نفاق بھڑکانے میں مصروف ہیں۔

اور یہ برائی کی قوتیں، اسی راستے پر چلتے ہوئے، امن کے الفاظ، اس کے نعروں اور اس کی دعوت کو ایک نشہ آور چیز بنا لیتی ہیں جو ذہنوں کو اصل مقصد سے غافل کر دیتی ہے اور عقلوں کو تاک میں بیٹھے ہوئے جال سے بے خبر رکھتی ہے؛ جبکہ حقیقی امن تو پوری انسانی برادری کے دلوں کی آرزو ہے۔

تو اس دھوکے سے بچاؤ کس چیز میں ہے؟ اور اس جال سے آزادی کا راستہ کیا ہے جو ہمیں اس مقدس اور تابناک لفظ – لفظ 'امن' – کے نعرے کے ذریعے پھیلایا جانا مقصود ہے؟ اے اللہ کے بندو! بچاؤ وہی ہے جس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے سوال کیا – اور آپ نے انہیں ان فتنوں کے بارے میں بتایا تھا جو بعد میں پھیلنے والے تھے – اور ان سے فرمایا:

> روایت – راوی: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
>
> مَا الْعَاصِمُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: كِتَابُ اللَّهِ، فِيهِ نَبَأُ مَنْ قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَهُوَ الْحُكْمُ فِيمَا بَيْنَكُمْ . . .
>
> **یا رسول اللہ! ان (فتنوں) سے بچاؤ کس چیز میں ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں، اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبر ہے اور تمہارے بعد آنے والوں کی خبر ہے، اور وہی تمہارے درمیان فیصلہ کن ہے۔۔۔**

یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کے آخر تک۔ تو آؤ ہم اللہ عزوجل کی کتاب کی طرف لوٹیں تاکہ اس میں وہ راستہ پائیں جو ہمیں اس دھوکے کے بوجھ سے آزاد کرے، اور جو ہمیں اپنے قدموں کی جگہ پہچاننے دے جبکہ ہم واقعی امن کی حقیقت کی طرف چل رہے ہیں، بلکہ پوری دنیا کو امن کی طرف بلا رہے ہیں۔

اے اللہ کے بندو: ہمارا رب سبحانہ وتعالیٰ نے پوری انسانی برادری کو، مومنوں سے اپنے خطاب کے ذریعے، عمومی اور جامع امن کی طرف بلایا اور فرمایا:

> سورة البقرة: ٢٠٨
>
> ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾
>
> اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

لیکن اس نے امن تک پہنچانے والے راستے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس نے امن کی دعوت دی، پھر امن تک پہنچانے والے راستے کی طرف اشارہ کیا اور اس پر خوب زور دیا؛ اور الٰہی بیان نے اس میں فنکاری دکھائی، پہلے تو گویا اپنے بندوں کے ذہن میں ابھرنے والے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: تو امن کے سائے تلے آنے کا راستہ کیا ہے؟ اللہ عز و جل نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

سورۃ المائدہ: ١٦

﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ، يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ﴾

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور واضح کتاب آچکی ہے، جس کے ذریعے اللہ اپنی رضا کے طالب لوگوں کو سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے۔

وہ راستہ کیا ہے، بلکہ وہ نور کیا ہے جس کا ذکر اللہ عز و جل کے بیان میں ہوا، جس کی پیروی کرتے ہوئے ہم امن کے نخلستان تک پہنچ جائیں؟ **وہ عدل ہے**، اے اللہ کے بندو۔

اور اسی لیے الٰہی بیان نے اس ربانی کلام کی تفسیر کی جب فرمایا:

سورۃ المائدہ: ١٦

﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ، يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ﴾

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور واضح کتاب آچکی ہے، جس کے ذریعے اللہ اپنی رضا کے طالب لوگوں کو سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے۔

اس نور کی تفسیر عدل سے کی گئی؛ اور الٰہی بیان نے عدل پر خوب زور دیا، اور الٰہی بیان نے عدل کے بارے میں گفتگو اور اس کی طرف دعوت میں طرح طرح کے انداز اختیار کیے؛ اللہ جل جلالہ نے فرمایا:

سورۃ النساء: ۵۸

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ﴾

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں کیسی ہی اچھی نصیحت کرتا ہے۔

پھر دوبارہ فرمایا:

سورۃ النحل: ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی اور برائی سے منع کرتا ہے۔

پھر اس کی تاکید کرتے ہوئے، عزت والے نے فرمایا:

سورۃ المائدہ: ۸

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا﴾

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔

یعنی: کسی قوم سے تمہاری دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو:

سورۃ المائدہ: ۸

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى﴾

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔

اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا:

سورۃ الرحمٰن: ۷

﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ﴾

اور آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کی۔

اور میزان سے مراد ہے: عدل، اے اللہ کے بندو۔ اور دیکھو کیسے اس نے اس لفظ کی طرف دعوت کو دہرایا اور اس فنکارانہ انداز کے ذریعے اس کی قدسیت واضح کی جس سے اس نے ہم سے خطاب کیا:

سورۃ الرحمٰن: ۹

﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ، أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ، وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ﴾

اور آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کی، تاکہ تم میزان میں زیادتی نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ وزن قائم رکھو اور میزان میں کمی نہ کرو۔

گویا اللہ عزوجل ہمیں خبردار کرتے ہوئے فرما رہا ہے کہ ہم ان لوگوں کے دھوکے میں نہ آئیں جو لفظ 'امن' کو اپنے مجرمانہ اور انتقامی کارروائیوں کے ہاتھوں میں نشہ آور خوراک بنانا چاہتے ہیں؛ اور وہ بیک وقت انہیں بھی مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے: جو کوئی حقیقی معنوں میں امن سے وابستہ ہے اور سچے دل سے اس کی دعوت دیتا ہے، اسے چاہیے کہ اس تک پہنچنے والا راستہ تلاش کرے؛ اسے وہی راہ اختیار کرنی چاہیے جو اس تک لے جاتی ہے، اور اسے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ وہ مظلوموں کے ملبے اور زمین کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی فساد کی کارروائیوں کو پھلانگ کر سیدھا امن تک جا پہنچے گا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا بیان ہم سے اور باقی تمام لوگوں سے بیک وقت گویا یہ کہتے ہوئے خطاب کرتا ہے: اگر امن حقیقت میں ایک بلند و بالا برج میں ہے، تو اس تک چڑھنے والی سیڑھی عدل ہی ہے؛ اور اگر امن ہر قسم کی نعمتوں سے آراستہ ایک سرسبز و شاداب نخلستان ہے، تو اس نخلستان تک پہنچانے والا دروازہ عدل ہی ہے؛ اور اگر امن ایک بند صندوق میں چھپا ہوا خزانہ ہے، تو اس صندوق کی چابی عدل ہی ہے۔ اسی طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے۔

اور اللہ عزوجل کی کتاب کی طرف لوٹو — اے اللہ کے بندو — جیسا کہ رسول اللہ نے حکم دیا اور نصیحت فرمائی؛ تم عدل کے اس باب میں ایک عجیب بات پاؤ گے، جو حقیقی امن تک پہنچنے کا واحد راستہ ہے، وہی امن جو تمام لوگوں کے دلوں کی آرزو ہے۔ ایک عدل وہ ہے جس سے ہمارے رب سبحانہ و تعالیٰ نے فرد واحد کو مخاطب کیا؛ یعنی انسان کا اپنے نفس کے ساتھ عدل۔ اور ایک اور عدل وہ ہے جس سے اللہ سبحانہ و

تعالیٰ نے خاندان کو مخاطب کیا؛ یعنی خاندان کے افراد کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عدل۔ اور ایک تیسرا عدل، وسیع تر اور جامع تر دائرے کا حامل ہے؛ یعنی پوری انسانی برادری کا عدل۔

جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ فردِ واحد کو مخاطب کرتا ہے اور اسے اپنے نفس پر ظلم کرنے سے منع کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے: وہ اسے اپنے آپ سے عادل ہونے کی دعوت دیتا ہے؛ کیونکہ اگر وہ اپنے نفس کے ساتھ عدل کرے تو ظلم اور اس کے اسباب سے دور رہے گا، لیکن اگر وہ عدل کے راستے سے ہٹ جائے تو لازماً ظلم میں مبتلا ہو گا اور وہی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہو گا۔ اس کے قول عز و جل کو دیکھو:

سورۃ الاعراف: ۱۷۷

﴿سَاءَ مَثَلاً الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ﴾

کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔

سورۃ النحل: ۲۸

﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ﴾

وہ لوگ جنہیں فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوں۔

یہ بار بار دہرایا جانے والا الٰہی بیان فرد کو خبردار کرتا ہے کہ اس کے سامنے دو راستے ہیں، تیسرا کوئی نہیں؛ یا تو عدل کا راستہ، یعنی اپنے نفس کے ساتھ عدل کرنا۔ انسان اپنے نفس کے ساتھ عدل کیسے کرے؟ اس طرح کہ وہ حق پر ایمان لائے اور اس کی پیروی کرے، اور باطل سے دور رہے اور ٹیڑھے راستوں سے اس تک پہنچنے کی جسارت نہ کرے؛ تب وہ اپنے نفس کے ساتھ عادل ہو گیا اور اس وقت وہ ظلم میں پڑنے سے بچ گیا۔ لیکن اگر وہ اس نصیحت سے منہ موڑے تو بلاشبہ اس نے اپنے آپ پر ظلم کا فیصلہ صادر کر دیا:

سورۃ النحل: ۱۱۸

﴿وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

یعنی اپنی جانوں پر۔ یہ عدل کے درجات میں سب سے پہلا اور سب سے دقیق درجہ ہے۔ اس کے بعد آنے والا درجہ ہے: خاندان کے سلسلے میں عدل؛

سورۃ النساء: ۱۳۵

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا﴾

اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ، خواہ یہ گواہی خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ چاہے وہ امیر ہو یا غریب، اللہ ان دونوں کا زیادہ خیر خواہ ہے، لہٰذا خواہش کی پیروی کرتے ہوئے انصاف سے مت ہٹو۔

یہ اللہ عز و جل کا وہ خطاب ہے جس میں وہ خاندان کے افراد کو مخاطب کرتا ہے اور ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عادل بنیں؛ ہر ایک اپنے حق میں بھی اور اپنے ساتھی کے حق میں بھی۔ اس کے بعد آتا ہے: وہ عمومی اور جامع عدل جس سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ پوری انسانی برادری کو مخاطب کرتا ہے:

سورۃ النساء: ۵۸

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

اے اللہ! ہمارے اعمال کو خالص اور صرف اپنی رضا کے لیے بنا، اور اس میں کسی اور کا کوئی حصہ نہ رکھ۔ اے اللہ! ہمیں، ہمارے والدین کو اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ آمین۔